ادبیات

غزل

مرزا اسداللہ خان غالبؒ اردو کے شہرہ آفاق شاعر ہیں۔ شاعری کے حوالے سے آپ کی ذات کسی توصیف وتعریف کی محتاج نہیں۔ آپ کے دوصدویں سالگرہ کی مناسبت سے آپ کی یہ غزل اہل ذوق حضرات کی نذر ہے۔ (ادارہ)

ظلمت کدہ میں میرے شب غم کا جوش ہے　　اک شمع ہے دلیل سحر سو خموش ہے
نے مژدہ وصال نہ نظارہ جمال　　مدت ہوئی کہ آشتی چشم و گوش ہے
مے نے کیا ہے حسن خود آرا کو بے حجاب　　اے شوق یاں اجازت تسلیم ہوش ہے
گوہر کو عقد گردن خوباں میں دیکھنا　　کیا اوج پر ستارہ گوہر فروش ہے
دیدار بادہ حوصلہ ساقی نگاہ مست　　بزم خیال میکدہ بے خروش ہے
اے تازہ واردان بساط ہوائے دل　　زنہار اگر تمھیں ہوس نائے ونوش ہے
دیکھو مجھے جو دیدہ عبرت نگاہ ہو　　میری سنو جو گوش نصیحت نیوش ہے
ساقی بجلوہ دشمن ایمان و آگہی　　مطرب بنغمہ رہزن تمکین و ہوش ہے
یا شب کو دیکھتے تھے کہ ہر گوشہ بساط　　دامان باغبان وکف گلفروش ہے
لطف خرام ساقی و ذوق صدائے چنگ　　یہ جنت نگاہ وہ فردوس گوش ہے
یا صبحدم جو دیکھیے آکر تو بزم میں　　نے وہ سرور وشور نہ جوش وخروش ہے
داغ فراق صحبت شب کی جلی ہوئی　　اک شمع رہ گئی ہے سو وہ بھی خموش ہے
آتے ہیں غیب سے یہ مضامیں خیال میں　　غالب صریر خامہ نوائے سروش ہے